OPEN ACCESS
AL-EHSAN
ISSN(E) 2788-4058
ISSN(P) 2410-1834
www.alehsan.gcuf.edu.pk
PP: 91-112

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کے صوفیانہ افکار (ایک مطالعہ)

Sufi Thoughts of Makhdoom Muhammad Hashmi Thattwi

Dr. Fakhar Zaman

Lecturer, Govt. Islamia Graduate College, Sangla Hill, Nankana Sahib

Abstract

Islam's first wave of victory in the Indian sub-continent came through Sindh when the conqueror of Sindh, Muhammad bin Qasim Thaqafi, and a handful of righteous people from all over Sindh entered Sindh and saved the people from the oppression of Raja Dahir in 712 AD. A crescent flag was hoisted over the area. Muhammad bin Qasim conquered the Multan region and laid the foundation of the Islamic Empire in the Indian (and Pakistani) subcontinent. Although this empire could neither be more stable, nor could it last for a long time due to the internal disturbances of the Muslims, it was enough that Sindh started to be called Bab-ul-Salam, and the way to this region was open forever and the arrival of Muslims started in the great Pak-India. In the twelfth century Hijri, the family of the famous great Muhaddith, commentator, and biographer, Makhdoom Muhammad Hashmi Thattwi along with Muhammad bin Qasim Thaqafalso entered Sindh in connection with Jihad. Some members of his family went back to Arabia and some settled permanently in Sindh for the purpose of propagating Islam. The present study is a critical review of the mystical (Sufi) thoughts of Makhdoom Muhammad Hashmi Thattwi

Keywords: Makhdoom Muhammad Hashmi Thattwi, Sindh, Sub-Continent, Mystical Thoughts.

برصغیر پاک وہند میں اسلام کی فتح ونصرت کا پہلا ریلا سندھ کے راستے آیا جب فاتح سندھ محمد بن قاسم ثقفی نے ۷۱۲ء میں راجہ داہر کے ظلم و ستم سے لوگوں کو بچانے کے لئے مٹھی بھر حق پرستوں کے ساتھ سارے سندھ کے علاقے پر ہلالی پرچم لہرایا۔ محمد بن قاسم نے ملتان کا علاقہ فتح کر کے برعظیم پاک وہند میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ مسلمانوں کے اندرونی انتشار وخلفشار کی بدولت یہ

سلطنت نہ تو زیادہ مستحکم ہو سکی اور نہ ہی زیادہ دیر تک قائم رہ سکی، لیکن اتنا ضرور ہوا کہ سندھ باب الاسلام کہلانے لگا اور برعظیم پاک و ہند میں مسلمانوں کی آمد کا راستہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کھل گیا۔ بارہویں صدی ہجری کے مشہور عظیم محدث، مفسر، سیرت نگار مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کا خاندان بھی محمد بن قاسم ثقفی کے ہمراہ جہاد کے سلسلے میں سندھ وارد ہوا۔ آپ کے خاندان کے کچھ افراد عرب واپس چلے گئے اور بعض نے تبلیغ اسلام کی غرض سے سندھ میں مستقل طور پر رہائش اختیار کر لی۔

حسب و نسب

سندھ کے مشہور مؤرخ میر علی شیر قانع ٹھٹوی (م ۱۲۰۳ھ) کے مطابق مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کا سلسلہ نسب اجداد کی طرف سے نبی کریم ﷺ کے چچا حارث بن عبد المطلب اور والدہ کی طرف سے بی بی حلیمہ سعدیہ دایہ رسول امین ﷺ سے جا ملتا ہے۔[1] مخدومؒ کا نسب نامہ کچھ اس طرح سے ہے۔

”محمد ہاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمن بن عبد الطیف بن عبد الرحمن بن خیر الدین السندی البتورائی ثم بہرامپوری ثم التتوی۔“[2]

ولادت باسعادت

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے والد گرامی مخدوم عبد الغفور سندھی سیوستان کے رہنے والے تھے، لیکن کسب معاش کے سلسلے میں وہ سیوستان کو خیر باد کہ کر ٹھٹہ کے قریب بٹھورو میں رہائش پذیر ہو گئے تھے، جہاں ۱۰ ربیع الاول بروز جمعرات ۱۱۰۴ ہجری بمطابق ۱۲۹۶ء کو بٹھورو میں مخدوم محمد ہاشم کی ولادت ہوئی۔[3] مخدوم کو بچپن سے ہی خالص علمی ماحول میسر ہوا۔ آپ کے والد گرامی شیخ عبد الغفور اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے جب کہ آپ کی والدہ محترمہ بھی نیک متقی پرہیز گار خاتون تھیں۔

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم یعنی حفظ قرآن، فارسی، صرف و نحو اور فقہ کی ابتدائی کتب اپنے والد گرامی مخدوم عبد الغفور (م ۱۱۱۳ھ) سے پڑھیں۔ مزید تحصیل علم کے لئے ٹھٹہ کا رخ کیا اور وہاں آپ نے مخدوم محمد سعید ٹھٹویؒ اور مخدوم ضیاء الدینؒ ٹھٹوی (م: ۱۱۷۱ھ) جیسے جید علماء کی شاگردی اختیار کی، اول الذکر سے عربی کی متوسطات کتابیں اور آخر الذکر سے اس وقت کا مروجہ نصاب اور حدیث کی کتب پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔[4]

بعد ازاں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی جب ۱۱۳۵ ہجری کو اکتیس سال کی عمر میں حرمین شریفین تشریف لے گئے تو وہاں کے مشہور علماء و محدثین مثلاً شیخ عبد القادر بن ابو بکر صدیقی (م۱۱۳۸ھ)، شیخ محمد بن عبد اللہ مغربی فاسی (م۱۱۴۱ھ) شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی کورانی مدنی (م۱۱۴۵ھ) جیسے جید علماء کے سامنے زانوے تلمذ طے کئے۔ مخدوم نے ان بزرگوں سے کتب حدیث کے علاوہ تجوید و تفسیر سے بھی استفادہ کیا اور سند حدیث حاصل کی۔

مخدوم علیہ الرحمہ کے اساتذہ و مشائخ عظام

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے چند مشہور اساتذہ کرام کے مختصر حالات زندگی درج ذیل ہیں:

(۱) مخدوم عبد الغفورؒ (م۱۱۱۳ھ)

یہ بزرگ مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے والد اور ابتدائی استاد تھے۔ مخدوم موصوف نے ابتدائی کتب انہی سے پڑھیں۔ ان کا شمار اپنے وقت کے سرکردہ علماء میں ہوتا تھا۔ انہوں نے (م۱۱۱۳ھ) میں بٹھورو میں وفات پائی اور وہی دفن ہوئے۔[5]

(۲) مخدوم محمد سعید ٹھٹویؒ

مخدوم محمد سعید ٹھٹوی کے حالات زندگی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ ان کا شمار ٹھٹہ کے ممتاز علماء میں ہوتا تھا۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے عربی کی متوسط کتابیں پڑھیں۔

(۳) مخدوم ضیاء الدین ٹھٹویؒ (م۱۱۷۱ھ)

مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی ۱۰۹۱ ہجری میں ٹھٹھہ میں پیدا ہوئے[6] اور اس وقت کے جید عالم مخدوم عنایت اللہ بن فضل اللہ ٹھٹوی (م۱۱۱۴ھ) سے تعلیم حاصل کی۔[7] بعد ازاں ٹھٹھہ میں ہی پڑھاتے رہے۔ انہوں نے ۱۱۷۱ ہجری میں انتقال فرمایا[8] اور اپنے پیچھے سندھی زبان میں عقائد اسلام پر ایک کتاب یادگار چھوڑی ہے۔ جس کو "ضیاء الدین جی سندھی" کہا جاتا ہے۔

(۴) شیخ عبد القادر مکی حنفیؒ (م۱۱۳۸ھ)

شیخ عبد القادر مکی، شیخ ابو بکر صدیقی حنفی مفتی مکہ کے فرزند ارجمند تھے جو محدث محمد طاہر گجراتی کی اولاد میں سے تھے۔ شیخ عبد القادر مکی علم و فضل، فصاحت و بلاغت، اور فقہ میں مہارتِ تامہ

رکھتے تھے اور صاحب تصنیف عالم تھے۔"فتاویٰ قادریہ" ان کی مشہور کتاب ہے۔انہوں نے ۱۱۳۸ ہجری میں وفات پائی۔(9)

(۵) شیخ عید بن علی نمرسی مصری شافعی (م ۱۱۴۰ھ)

شیخ عید بن علی مصری کے حالات زندگی باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکے۔البتہ ان کے بارے میں اتنا معلوم ہوا ہے کہ ان کا تعلق مصر سے تھا۔انہوں نے ۱۱۴۰ہجری میں وفات پائی۔

(۶) شیخ محمد بن عبد اللہ مغربی فاسیؒ (م ۱۱۴۱ھ)

یہ بزرگ اصل میں فاس کے رہنے والے تھے۔۱۱۲۵ہجری میں ہجرت کر کے حجاز تشریف لائے اور وہاں شیخ ابو طاہر کردی کورانی اور شیخ عبد اللہ بن سالم بصری (م ۱۱۳۴ھ) سے خوب استفادہ کیا۔ شیخ عبد اللہ بصری سے کتب صحاح ستہ پڑھیں۔(10) شیخ عبد اللہ مغربی فاسی اپنے وقت کے بڑے جید عالم تھے۔مخدوم رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث اور فقہ ان سے پڑھی۔انہوں نے ۱۱۴۱ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔(11)

(۷) شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی کورانیؒ (م ۱۱۴۵ھ)

شیخ ابو طاہر نے کتب عربیہ سید احمد ادریس مغربی اور علم الحدیث کی تحصیل اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے کی۔علاوہ ازیں شیخ طولونی مصری، شیخ حسن عجمی، شیخ احمد نخلی، شیخ عبد اللہ بصری اور شیخ عبد اللہ لاہوری سے بھی خوب استفادہ کیا۔(12) انہوں نے ۱۱۴۵ ہجری میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔(13) یاد رہے کہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور عالم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) بھی انہی کے شاگرد رشید ہیں۔یعنی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ایک ہی استاد کے شاگرد ہیں۔

(۸) شیخ علی بن عبد الملک الدراوی المالکیؒ (م ۱۱۴۵ھ)

مخدوم رحمۃ اللہ علیہ نے علم قراءت و تجوید شیخ علی بن عبد الملک الدراوی مالکی سے پڑھی۔ انہوں نے ۱۱۴۵ھ میں وفات پائی۔(14)

بیعت و خلافت

مخدوم علیہ الرحمہ ظاہری علوم کی تحصیل کے بعد روحانیت کی طرف متوجہ ہوئے۔آپ پہلے ٹھٹھہ کے مشہور نقش بندی بزرگ شیخ ابو القاسم نقش بندی (م ۱۱۳۸ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

بیعت کی درخواست کی، مخدوم ابو القاسم نقش بندی رحمۃ اللہ علیہ نے جوابًا فرمایا میرے سامنے میرے مریدوں کی صورتیں پیش کی گئی ہیں ان میں آپ کی صورت نہیں ہے۔ اس پر آپ نے عرض کیا کہ مجھے ولی کامل کا پتہ بتادیں جن کے ہاتھ پر میں بیعت ہو جاؤں، اس پر ابو القاسم نقش بندی نے فرمایا: سید سعد اللہ سورتی کے پاس چلے جاؤ تمہارا حصہ ان کے پاس ہے۔[15] سید سعد اللہ بن سید غلام محمد سورتی قادری (م۱۱۳۸ھ) سلسلہ قادری کے عظیم پیشوا تھے اور ہندوستان میں الہٰ آباد قصبہ سورت کے رہنے والے تھے۔ ۱۱۳۶ھ میں جب مخدوم علیہ الرحمہ زیارت حرمین شریف سے واپس لوٹے تو ٹھٹھہ آنے کی بجائے ہندوستان میں سورت کی بندر گاہ پر اترے اور وہاں سید سعد اللہ سورتی کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ قادریہ میں ان کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور سورت میں ایک سال تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ ماہ صفر ۱۱۳۷ھ میں مخدوم علیہ الرحمہ اپنے شیخ سے خرقہ خلافت اور سند اجازت حاصل کر کے اپنے وطن واپس ٹھٹھہ تشریف لے آئے۔[16]

مخدوم علیہ الرحمہ کو اپنے مرشد سید سعد اللہ سورتی (م۱۱۳۸ھ) سے سلسلہ قادریہ میں اجازت حاصل ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں جب آپ حرمین شریف تشریف لے گئے تو وہاں کے بہت سے علماء و مشائخ سے علوم ظاہری و باطنی میں مستفیض ہوئے۔ جن بزرگوں سے آپ کو فیوضات حاصل ہوئے ان میں شیخ عبد القادر مکی حنفی (م۱۱۳۸ھ) شیخ عید بن علی مصری (م۱۱۴۰ھ) شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی کورانی مدنی (م۱۱۴۵ھ) جیسے علماء و مشائخ کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان بزرگوں سے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہر ودیہ، شطاریہ،[17] گازرونیہ، شاذلیہ، خلوتیہ اور قشیریہ وغیرہ میں اجازت و خلافت بھی حاصل ہوئی۔ لیکن آپ کا قلبی لگاؤ سلسلہ قادریہ سے تھا۔

مخدوم علیہ الرحمہ کے سلاسل طریقت

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ خود سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے لیکن آپ کو سلسلہ قادریہ کے علاوہ دیگر سلاسل مثلاً نقش بندیہ، چشتیہ، سہر وردیہ، شاذلیہ، غزالیہ، گازونیہ، قیشریہ اور خلوتیہ وغیرہ میں بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ آپ کے سلاسل طریقت درج ذیل ہیں:

سلسلہ قادریہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن شیخ عبد القادر بن ابو بکر صدیقی مفتی مکہ عن شیخ حسن بن علی عجمی عن صفی الدین احمد بن محمد المدنی القشاشی عن محمد بن یونس بن احمد الدجانی القشاشی ابو المواھب احمد بن علی

الشناوی عن صبغتہ اللہ بن روح اللہ عن وجیہ الدین علوی عن سید محمد غوث بن سید خطیر الدین عن شیخ ابو فتح ھدیتہ اللہ سرمست عن شیخ محمد علاء الدین عن شیخ عبد الوھاب قادری عن شیخ عبد الرؤف قادری عن شیخ محمود القادری عن شیخ عبد الغفار الصدیقی عن شیخ محمد القادری عن شیخ علی الحسینی عن شیخ عبد اللہ الحسینی قادری عن شیخ عبد الرزاق قادری عن شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی۔[18]

سلسلہ نقشبندیہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن شیخ عبد القادر بن ابو بکر صدیقی عن شیخ حسن عجمی عن صفی الدین احمد القشاشی عن ابو المواھب الشناوی عن شیخ محمد بھنسی عن محمد امین عن غیاث الدین احمد عن علاء الدین محمد عن نور الدین عبد الرحمن بن احمد جامی عن سعد الدین کاشغری عن نظام الدین عن خواجہ علاء الدین محمد عطار عن شیخ الطائفہ خواجہ بہاؤالدین نقشبند۔[19]

سلسلہ چشتیہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن شیخ عبد القادر مفتی مکہ عن شیخ حسن عجمی عن صفی الدین قشاشی عن محمد بن یونس قشاشی عن ولی اللہ احمد بن علی الفناوی عن سید صبغتہ اللہ عن وجیہ الدین علوی عن سید محمد غوث عن امام محمد علاء المعروف بقاضن الشطاری عن سید زاہد عن شیخ محمد عیسی جونپوری عن شیخ فتح اللہ چشتی عن شیخ صدر الدین شھاب ناگوری عن شیخ نصیر الدین محمود الاودھی عن شیخ نظام الدین اولیاء عن شیخ فرید الدین گنج شکر عن خواجہ قطب الدین بختار دہلوی عن خواجہ معین الدین چشتی۔[20]

سلسلہ سہروردیہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن شیخ عبد القادر بن شیخ ابو بکر صدیقی عن شیخ ابو البقاء حسن بن علی العجمی المکی عن صفی الدین قشاشی عن ابی المواھب الشناوی عن علی بن عبد القدوس الشناوی عن شیخ عبد الوھاب بن احمد الشعرانی عن شیخ الاسلام قاضی زین الدین زکریا انصاری عن شھاب الدین احمد الدیناطی عن زین الدین ابو بکر بن محمد الخوافی عن عبد الرحمٰن القاھری عن جمال الدین یوسف العجمی عن حسن الشمشیری عن شیخ نجم الدین محمود الاصفھانی عن شیخ بدرالدین محموط الطوسی عن نور الدین عبد الصمد النطنزی عن نجم الدین علی شیرازی عن شیخ الشیوخ شھاب الدین عمر بن محمد بن عبد اللہ السھروردی عن ابو نجیب عبد القادر السھروردی۔[21]

سلسلہ شاذلیہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن شیخ مفتی عبدالقادر مکی عن شیخ حسن عجمی عن صفی الدین القشاشی عن ابی المواهب احمد الشاوی عن شیخ احمد بن محمود العمری عن محمد المدعو بقاسم المغربی عن محمد المغربی شیخ السیوطی عن ابو العباس السوسی عن شمس الدین محمد بن حسن التیمیی عن ابوالمعالی محمد بن عبد الدائم عن شہاب الدین احمد بن الیلق عن تاج الدین بن عطاء اللہ الاسکندری عن یاقوت بن عبداللہ حبشی عن شیخ ابوالعباس المرسی عن شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہ۔[22]

سلسلہ غزالیہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن شیخ عبدالقادر مکی عن ابو البقاء حسن بن علی عجمی مکی عن امین بن صدیقی یمنی مرواحی عن شجاع الدین عمر بن احمد جبرئیل عن عبدالقادر بن الحنید بن احمد عن الحنید بن احمد عن شیخ احمد بن موسیٰ عن شیخ اسماعیل بن ابراہیم الجبرتی عن محمد بن ابو بکر الضجاعی عن ابراہیم بن عمر زبیدی عن ابو العباس احمد بن موفق الدین منصور الشماخی السعدی عن موفق الدین عن حافظ جمال الدین بن مسد عن جعفر بن عبداللہ الخزاعی عن شیخ الکبیر ابومدین شعیب بن حسن مغربی عن ابوالحسن علی بن حرزہم عن قاضی ابو بکر محمد بن عبداللہ اندلسی عن حجتہ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی۔[23]

سلسلہ گازرونیہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن سید محمد سعد اللہ بن سید غلام محمد بن سید الهداد الہندی السورتی عن شاہ عبدالشکور عن شاہ مسعود السفراینی عن شیخ ابومحمد ابراہیم بن احمد بن طاہر عن شیخ ابوالفتح عن شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن شہریار الگازرونی۔[24]

سلسلہ زروقیہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن محمد بن عبداللہ مغربی ثم مدنی عن محمد بن عبدالرحمن الفاسی عن عبدالقادر بن علی الفاسی عن عبدالرحمن بن محمد الفاسی عن یوسف بن محمد الفاسی عن عبدالرحمن بن عباد الدکالی عن علی بن احمد الصھاجی عن ابراہیم بن علی الزرھونی عن ابوالعباس احمد زروق۔[25]

سلسلہ قشیریہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن شیخ عبدالقادر بن شیخ ابو بکر صدیقی عن شیخ حسن عجمی عن صفی الدین قشاشی عن ابوالمواهب احمد الشاوی عن علی بن عبدالقدوس عن عبدالوهاب احمد الشعرانی عن حافظ

جلال الدین السیوطی عن محمد بن مقیل عن صلاح بن ابو عمر عن فخرین البخاری عن موید بن محمد الطوسی عن ھبۃ الرحمن بن عبد الواحد بن ابو القاسم القشیری۔ (26)

سلسلہ خلوتیہ

الشیخ محمد ہاشم التتوی عن سید عبد القادر بن ابو بکر صدیقی عن شیخ حسن عجمی عن صفی الدین قشاشی عن ابو المواھب احمد الشناوی عن علی الشناوی عن عبد الوھاب الشعرانی عن ابراہیم کلشنی مصری عن سید جلال الدین یحیٰ شروانی عن صدرالدین الخیاوی الشروانی عن عزالدین الشروانی عن اخی مرم الشراونی عن عمر خلوتی عن الشیخ محمد خلوتی الشراوانی۔ (27)

درس و تدریس

آپ رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین، حافظ قرآن، قاری، مفسر، محدث، فقیہ، مورخ اور عظیم سیرت نگار تھے۔ آپ کو منطق اسماء الرجال، صرف و نحو، تجوید و قراءت، کلام و علم الکلام، شعر و ادب غرض کہ تمام علوم متداولہ پر کمال عبور حاصل تھا۔ ٹھٹھہ میں آپ کے قائم کردہ مدرسہ ہاشمیہ کی شہرت برعظیم پاک و ہند سے باہر بیرون ملک تک پھیلی ہوئی تھی۔ برعظیم پاک و ہند کے کونے کونے سے تشنگانِ علم کی ایک بڑی تعداد مدرسہ ہاشمیہ ٹھٹھہ میں آکر اپنی علمی پیاس بجھاتی تھی۔ آپ کے مدرسہ میں سندھ کے علاوہ ہند، افغانستان، قسطنطنیہ، عربستان، مصر ماورالنہر جیسے دور دراز ممالک سے طالب علم اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ (28)

وفات

ایک عرصہ تک یہ آفتاب عالم تاب برعظیم پاک وہند کے لوگوں کے سینوں کو نور ایمان سے منور کرنے کے بعد ۴ رجب بروز جمعرات ۱۱۷۴ھ بمطابق ۱۷۶۱ء کو غروب ہو گیا29 انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی نماز جنازہ محمد باقر نے پڑھائی اور مکلی کے قبرستان میں دفن ہوئے جہاں آپ کا مزار آج بھی مرجع خلائق ہے۔ (30)

آپ کا وفات پاجانا گویا ایک جید عالم دین، حافظ قرآن، مفسر قرآن، عظیم محدث، متکلم، مؤرخ، زبردست فقیہ، عظیم سیرت نگار، قطب وقت، عارف باللہ، تاج الاولیاء، عظیم مصلح، باکمال شاعر اور ایک سچے مومن کا دنیا سے اوجھل ہو جانے کے مترادف تھا۔

سیرت و کردار

آپ اپنے ہم نشینوں اور معاصرین میں مقبول و محبوب، زاہد، عابد، متقی، و مجاہد تھے۔ آپ کی سیرت و کردار کا اندازہ آپ کے ان اقوال سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ اپنی ایک قلمی بیاض میں لکھتے ہیں:

چہار بزار کتب تکرار کردم و چہار سخن اختیار کردم۔	میں نے چار ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان میں سے چار باتیں عمل کے لئے چنیں۔
یکم آنکہ ای نفس من اگر اطاعت خداتعالی کنی بکن والا رزق اومخور۔	ایک یہ کہ اے میرے نفس اگر تو اللہ تعالی کی اطاعت کرتا ہے تو کر ورنہ اس کا رزق مت کھا۔
دوم آنکہ ای نفس من آنچہ خداتعالی منع کردہ است پرہیز والا از ملک اودورشو۔	دوسری یہ کہ اے میرے نفس جن باتوں سے اللہ نے منع کیا ہے ان سے رک جاؤ ورنہ اس کی سلطنت سے باہر نکل جا۔
سوم آنکہ ای نفس من آنچہ از قسمت ازلی بتو رسد برآن قانع باش والا خدائی دیگر بطلب کہ قسمت تو زیادہ کند۔	تیسری یہ کہ اے میرے نفس قسمت ازلی سے جو تمہیں مل رہا ہے اس پر قناعت کر ورنہ کوئی اور خدا ڈھونڈ جو تیری قسمت سے زیادہ کر دے۔
چہارم آنکہ ای نفس من اگر می خواهی گناہ کنی جائی پیداکن کہ خداتعالی ترانہ بیند والا مکن۔(31)	چوتھی یہ کہ اے میرے نفس اگر تو گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو پھر ایسی جگہ تلاش کر جہاں تجھے خدا نہ دیکھ سکے ورنہ گناہ نہ کر۔

نماز میں قیام

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ (م ۱۱۷۴ھ) نماز میں طویل رکوع و سجود کرتے تھے۔ آپ کے ایک مرید نے آپ سے اس طویل رکوع و سجود کی حکمت معلوم کرنا چاہی تو مخدوم علیہ الرحمہ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالی کے حضور، رکوع و سجود کرتا ہوں تو ایک مرتبہ تسبیح پڑھنے کے بعد انتظار کرتا ہوں جب اللہ تعالی کی بارگاہ سے جواب ملتا ہے لبیک یا عبدی تو پھر دوسری مرتبہ تسبیح پڑھتا ہوں پھر جواب آتا ہے تو تیسری مرتبہ تسبیح پڑھتا ہوں پھر جواب آتا ہے اسی طرح رکوع و سجود میں تاخیر ہو جاتی ہے۔(32)

شوق ترا گر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

اتباع سنت نبوی ﷺ

مخدوم علیہ الرحمہ کی ساری زندگی اتباع رسول ﷺ میں گزری۔ آپ نہ صرف خود سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنے والے تھے بلکہ سنتوں کا احیاء فرمانے والے تھے۔ اس بارہ میں میر علی شیر قانع ٹھٹوی لکھتے ہیں کہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی اہل سنت وجماعت کی تقویت اور دین متین کی رسومات کے احیاء میں اپنی نظیر آپ تھے۔ ان کے زمانے میں ان کی کوششوں سے ایسے بڑے بڑے کام سرانجام ہوا کرتے تھے جو دین حق کی تائید کا سبب ہوتے تھے۔ ان کے وقت میں صدھا ذمی (کافر) ایمان سے مشرف ہوئے۔ یہ نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی جیسے فرمارِوایان وقت سے خط وکتابت کی راہ کھلی رکھتے تھے اور ان کی درخواستوں پر تقویت دین کے متعلق خاطر خواہ احکامات جاری ہوتے اور خوبی کے ساتھ عمل میں آیا کرتے تھے۔ غرض ان کا وجود غنیمت تھا۔(33)

مخدوم علیہ الرحمہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

خوش بخت ہے وہ شخص جس کی ہمت اپنے مولا کی رضا کی طرف لگی ہوتی ہے اور اس کی حرص اور فہم اپنے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ کی متابعت کی طرف ہے اور وہ اپنے احوال میں آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلتا ہے اور آپ کے اخلاق، افعال اور اقوال کو اپناتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

''وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا''(الحشر:۷)

"اور (رسول کریم ﷺ) جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔"

اے اللہ! ہمیں تمام معاملات میں نبی اکرم ﷺ کی کامل اتباع کی توفیق عطا فرما۔ اسی پر ہمیں زندہ رکھ اور اسی پر ہمیں موت عطا فرما۔(34)

مخدوم علیہ رحمہ خود بھی سنت نبوی ﷺ کا اتباع کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے بیٹوں اور مریدوں کو بھی اتباع نبوی کی وصیت فرمائی۔ چند ایک ملاحظہ فرمائیں۔

☆ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ جھگڑا چھوڑنے والے کے لئے جنت کی بشارت ہے۔(35)

☆ تم سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے بچو اور ایسی جگہوں پر سونے سے بھی احتراز کرو۔(36)

☆ سچائی کو اپنے اوپر لازم ٹھہراؤ جس نے سچ بولا اس نے نجات پائی، جھوٹ سے بچو جس نے جھوٹ بولا ہلاکت میں پڑ گیا۔(37)

☆ پس تم اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر بغض رکھو۔ پس یہ دونوں ایمان میں سے ہیں۔(38)

☆ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔(39)

☆ یتیموں، مسکینوں اور ہمسائیوں کے حقوق کا خیال رکھو اور اذیت دینے والی چیزوں کو راستے سے ہٹا دو یہ بھی صدقہ ہے۔(40)

☆ زیادہ ہنسنے سے بچو کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ دین میں مداہنت سے بھی بچو کیونکہ اس سے رب ناراض ہوتا ہے۔(41)

☆ موت کو یاد کرو، قبروں کی زیارت کرو کیونکہ اس سے بھلائی یاد رہتی ہے اور شرارتیں بھول جاتی ہیں۔(42)

تقویٰ

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ''(43)

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِہٖ''(44) اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے۔ کی تفسیر میں آیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ایسے کی جائے کہ پھر نافرمانی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کو اس طرح سے یاد کیا جائے کہ پھر نہ بھولے اور اس کا ایسے شکریہ ادا کیا جائے کہ پھر ناشکر گزاری نہ ہو۔(45)

مخدوم محمد ہاشم قادری حنفی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف لطیف "وصایا ہاشمیہ" میں اپنے بیٹوں اور مریدوں کو وصیت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں تمہیں ہر حال میں اللہ عزوجل سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیوں کہ بے شک تقویٰ تمام امور کی بنیاد اور تمام کمالات کا جامع ہے۔46 اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اپنے پسندیدہ بندوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

"اور ہم نے ان لوگوں کو حکم دیا جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔"

آپ کے تقویٰ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ زندگی کے آخری ایام میں آپ سخت بیمار اور اسہال کی شکایت میں مبتلا تھے۔ آپ نے اپنی آخری نماز فجر تیمم کے ساتھ ادا فرمائی اور اپنے بیٹے مخدوم عبد الطیف کو وصیت فرمائی کہ نماز فجر کی ادائیگی میں کچھ شک ہے لہٰذا اس کا فدیہ ادا کر دینا۔(47)

قناعت پسندی اور توکل

مخدوم علیہ الرحمہ نے ہمیشہ قناعت پسندی اور توکل علی اللہ کا درس دیا اور خود بھی اسی اصول پر کاربند رہے۔ آپ علیہ الرحمہ وصایا میں لکھتے ہیں:

میں تمہیں قناعت پسندی اور عدم اضطراب کی وصیت کرتا ہوں کیوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کی روزی کا ذمہ اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

"وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَي اللهِ رِزْقُهَا" (ہود:٦)

"اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جانور ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔"

لہٰذا اپنے دل کو بڑا کرو(48) اور پھر جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ"(49)

"اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔"

کہا جاتا ہے کہ ایک شخص شبلی علیہ الرحمہ کے پاس آیا اور کثیر العیال ہونے کی شکایت کی تو شبلی علیہ الرحمہ نے فرمایا: گھر جا کر ان تمام لوگوں کو گھر سے نکال دے جن کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے نہیں ہے۔(50)

زہد

مخدوم علیہ الرحمہ اپنے بیٹوں اور مریدوں کو دنیا اور اس کے مال و متاع سے بے رغبتی برتنے کی اکثر تلقین فرماتے رہتے تھے۔ آپ علیہ الرحمہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

میں تمہیں دنیا اور اس سے اعراض کی وصیت کرتا ہوں جس میں لوگ مشغول رہتے ہیں۔ مثلاً دنیا کو آباد و جمع کرنا، لذات سے لطف اندوز ہونا اور دنیا کے مال و متاع کی زینت پر فخر کرنے سے منع کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ سے فرمایا:

''قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ۔ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى'' (النساء:۷۷)

''(اے محبوب) کہہ دو کہ دنیا کا سامان بہت قلیل ہے اور آخرت زیادہ بہتر ہے اس کی لئے جو تقویٰ اختیار کئے ہے۔''

دنیا اور اس کی زینت کو بنظر استحصان دیکھنے سے بچتے رہنا کیوں کہ اس کا ظاہر سرسبز و شاداب اور اس کا باطن انسان کے لئے زہر قاتل ہے دنیا کی جانب صرف عبرت کی نگاہ سے دیکھو کیوں کہ یہ کسی کے لئے بھی ہمیشہ نہیں رہتی یہ ہر ایک کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا افنا کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔(51)

شکر

شکر کی حقیقت اہل تحقیق کے نزدیک یہ ہے کہ نہایت عاجزی کے ساتھ انعام کرنے والے کی نعمت کا اعتراف کیا جائے۔ یا یوں کہہ لیں کہ محسن کے احسان کا ذکر کر کے اس کی تعریف کی جائے۔ چنانچہ بندے کی شکر گزاری کا مفہوم یہ ہو گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسان کا ذکر کر کے اس کی تعریف کرے۔ مزید بر آں بندے کا احسان یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا کرنے کا انعام عطا کرے اور بندہ دل سے اس کا اقرار کرے۔ شکر کی تین اقسام ہیں:

۱۔ زبان کا شکر: زبان کا شکر یہ ہے کہ بندہ عجز و انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف کرے۔

۲۔ بدن اور اعضاء کا شکر: یہ اس طرح ہے کہ انسان اپنے منعم کا وفادار ہو اور خدمت گزار رہے۔

۳۔ دل کا شکر: یہ اس طرح ہے کہ منعم کے احترام کی ہمیشہ رعایت رکھتے ہوئے اس کے احسان کو ہر لحظہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھے۔(52)

اللہ تعالیٰ اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

"لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ"(53)

"اگر تم شکر ادا کراگے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔"

مخدوم علیہ الرحمہ اپنے بیٹوں اور مریدوں کو وصیت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں تمہیں عیبوں کو چھپانے والی ذات یعنی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہیں دن اور رات کے اوقات میں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ جو نعمتیں بھی تمہیں کسی واسطہ سے ملیں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھو اور اللہ تعالیٰ کا ایسا شکریہ ادا کرو جو اس کی ذات کے شایان شان ہے۔(54)

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب لاریب میں ارشاد فرماتے ہیں:

"وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ"(55)

"اور تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔"

انسان کو اللہ تعالیٰ کا ہر وقت بلکہ ہر حال میں ہمیشہ شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔ انسان کے تمام اعضاء پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے۔

ذکر

مخدوم علیہ الرحمہ ذکر کے بارے میں لکھتے ہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو کیوں کہ ذکر شیطانی وسوسوں کو کاٹتا ہے۔ اور دشمنان دین کے رعب و دبدبہ کو ختم کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کو یاد رکھنے کا سبب بنتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں:

"فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ" (البقرۃ:۱۵۲)

"پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔"

قرآن مجید کی تلاوت کرو کیوں کہ کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام مخلوق پر ہے۔ تلاوت قرآن کے بعد اللہ تعالیٰ کے تمام اذکار میں سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں کسی قسم کی سستی یا تاخیر نہ کرو کیوں کہ سستی یا تاخیر کرنا انسان کو زیب نہیں دیتا۔ اسی طرح بیماری اور مصروفیت کا بہانہ نہ کرو کیوں کہ صحت اور فراغت کا انتظار باطل ہے اور یہ بہانہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔(56)

عفو و در گزر

انسان کو دنیا میں رہتے ہوئے عفو در گزر سے کام لینا چاہیے اور پھر لوگوں کو معاف کر دینا نبی رحمت ﷺ کی سنت بھی ہے۔ مخدوم علیہ الرحمہ اپنے مریدوں کو عفو و در گزر کے بارے میں ان الفاظ میں وصیت کرتے ہیں:

اگر کوئی بازاری یا عام شخص تم سے جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو اس سے جھگڑا نہ کرو اس لئے کہ جھگڑا انسان کے رعب اور عزت و وقار کو ختم کر دیتا ہے بلکہ ان لوگوں کی مانند ہو جاؤ جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں تو وہ جواب میں ان کو سلام کہتے ہیں۔57 حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ جھگڑا چھوڑنے والے کے لئے جنت کی بشارت ہے۔[58] میں تمہیں اس وقت بھی عفو در گزر کی وصیت کرتا ہوں جب جاہل لوگ تمہارے ساتھ ظلم و زیادتی کے ساتھ پیش آئیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کی اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں کچھ اس طرح سے مدح فرمائی ہے:

"وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ"(آل عمران:۱۳۴)

"اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے احسان کرنے والوں سے۔"[59]

گناہوں سے اجتناب

مخدوم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے بچو! صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو کبھی حقیر نہ سمجھو ان کی کثرت انسان کے لئے زہر قاتل ہے کیوں کہ قطرہ قطرہ جمع ہو کر بارش کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔[60]

توبہ

عربی زبان میں توبہ کے حقیقی معنی رجوع کرنے کے ہیں۔ چناں چہ جب کوئی شخص کسی بات سے رجوع کرتا ہے تو کہتے ہیں "تاب" لہٰذا توبہ کے معنی ہوئے کہ شریعت میں جو کچھ مذموم ہے اس سے لوٹ کر قابل تعریف شے کی طرف آجانا۔[61]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"[62]

"اے ایمان والو! تم سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔"

ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ اللہَ یُحِبُّ التَّـوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ"(63)

"بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے"

مخدوم علیہ الرحمہ اپنے بیٹوں اور مریدوں کو وصیت کرتے ہوئے توبہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"تم ہر روز ہر وقت بلکہ ہر ساعت اللہ تعالی کے حضور گناہوں سے توبہ استغفار کرتے رہو کیوں کہ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں سے در گزر کرتا ہے۔ توبہ کرنے کے بعد دوبارہ گناہوں کی طرف رخ نہ کرو۔ ہمیشہ اپنے قصور کا اعتراف کرتے رہو تا کہ تمہاری طرف سے توبہ کی صداقت صحیح ہو جائے۔ جو شخص گناہ سے توبہ کرتا ہے مگر ابھی تک گناہ پر بضد ہو یا پھر گناہ کی طرف لوٹنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کی کوئی توبہ نہیں ہے۔"(64)

توبہ کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ جن امور میں شریعت کی مخالفت کی ہے ان پر ندامت کا اظہار کرنا۔

۲۔ اپنی لغزش و غلطی کو فوراً ترک کر دینا۔

۳۔ یہ ارادہ کرنا کہ جو گناہ اس نے کئے ہیں انہیں دوبارہ نہیں کرے گا۔(65)

لہٰذا توبہ کے درست ہونے کے لئے ان امور کا ہونا بہت ضروری ہے۔

عبادات میں ریاکاری سے اجتناب

اکثر لوگ عبادات میں بھی ریاکاری سے کام لیتے ہیں۔ آپ عبادات میں بھی ریاکاری سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تمام عبادات میں نمود و نمائش سے بچو، کیوں کہ یہ سب سے بڑی مصیبت اور بلا ہے۔ یہ نمود و نمائش یعنی ریاکاری تمام اعمال و طاعات کو برباد کر دیتی ہے اور بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو اس عمومی مصیبت سے محفوظ ہیں۔"(66)

رذائل اخلاق سے اجتناب

مخدوم علیہ الرحمہ امنے دونوں بیٹوں مخدوم عبد الرحمنؒ (۱۱۸۱ھ) اور مخدوم عبد الطیفؒ

(۱۱۸۹ھ) اور مریدوں کو وصیت کرتے ہیں کہ اپنے دلوں کو بغض، حسد، رنجش، اور تکبر سے پاک رکھو۔ آپ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے بارے میں اپنے دلوں کو بغض، حسد، رنجش اور کھوٹ سے پاک رکھو، مومنوں کے بارے میں بدگمانی سے بچو اور ان کے سامنے تکبر نہ کرو کیوں کہ مخلوق میں جس نے سب سے پہلے تکبر کیا تھا وہ ابلیس لعین تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس لعین کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ"(ص:۷۸)

"اور بے شک تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت ہے۔"

تکبر سے بچو! بھلا ایک انسان کیسے تکبر کر سکتا ہے جسے ایک گندے نطفے سے پیدا کیا گیا ہے اور جس نے دوبارہ پھر مردار اور غلیظ بن جانا ہے۔[67]

مرید صادق کے اوصاف

آپؒ مرید صادق کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مرید صادق نہ جھوٹ بولتا ہے نہ خیانت کرتا ہے نہ بخیل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی بزدل ہوتا ہے۔ وہ نہ فحاش ہوتا ہے نہ گالی دیتا ہے او نہ ہی لعنت کرنے والا ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی عادت تو یہ ہوتی ہے اگر مل جاتا ہے تو شکر ادا کرتا ہے اگر کچھ نہیں ملتا تو صبر کرتا ہے۔ اگر اس سے کوئی زیادتی سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ استغفار کرتا ہے اور اگر کوئی دوسرا اس پر ظلم کرتا ہے تو وہ درگزر اور معاف کر دیتا ہے۔ اگر کوئی اس کو اذیت دیتا ہے تو وہ بدلے میں اذیت نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی اس سے جفا کرتا ہے تو وہ بدلے میں جفا نہیں کرتا۔ پس وہ اس کھجور کے درخت کی مانند ہوتا ہے جس کا پھل پکا ہوا ہو، لوگ اسے پتھر ماریں اور بدلے میں کھجور پھینکے یا وہ اس زمین کی طرح ہوتا ہے جس پر لوگ ہر طرح کی غلاظت پھینکتے رہتے ہیں لیکن وہ جواب نہیں دیتی بلکہ بوجھ اٹھانا اور اس کو چھپا لینا پسند کرتی ہے اور پردہ پوشی کرتی ہے اور تشہیر نہیں کرتی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرید اس وقت تک مرید نہیں ہو سکتا جب تک لوگوں سے بے نیاز ہو کر اپنے مولا سے لو نہ لگا لے اور اس کے نزدیک سونا اور مٹی برابر ہے۔

مرید وہ ہوتا ہے جو حدود کی حفاظت کرے، وعدے کو ایفا کرے، موجود پر راضی رہے اور مفقود پر صبر کرے۔ مرید وہ ہے جو نعمتوں پر شکر ادا کرے اور مصائب پر صبر اور قضا پر راضی رہے، دُکھ اور سکھ میں اپنے رب کی حمد بیان کرے اس کی تنہائی اور محفل بھی اسی کے لیے خالص رہے۔ اس کی

زبان ہر وقت غیر متعلقہ باتوں پر خاموش رہے۔ اس کا دل اپنے رب کی اطاعت میں کمی پر غمگین رہے۔ دین میں مداہنت (چاپلوسی، خوشامد) نہ کرے۔ رب العالمین کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی نہ کرتا پھرے۔[68]

حوالہ جات وحواشی

1۔ میر علی شیر قانع ٹھٹوی، "معیارِ سالکانِ طریقت"، مترجم: ڈاکٹر خضر نوشاہی، محکمہ ثقافت و سیاحت، حکومت سندھ، ۲۰۱۵ء، ص:۷۵۸

2۔ تتوی، محمد ہاشم، "الشفاء فی مسالۃ الراء"، تحقیق: دکتور عبدالقیوم سندھی، مکتبہ الجامعۃ البنوریۃ، کراتشی، ص:

3۔ وفائی، دین محمد، "تذکرہ مشاہیر سندھ"، مترجم: عزیز انصاری و عبداللہ وریاہ، سندھی ادبی بورڈ، حیدر آباد، ۲۰۰۵ء، جلد ۲، ص، ۲۰۳

4۔ مہر، غلام رسول، "تاریخ سندھ"، سندھی ادبی بورڈ، کراچی، ۱۹۵۸ء، ص:۳۹۹

5۔ ٹھٹوی، محمد ہاشم، "بناء الاسلام"، مترجم: محمد اسماعیل، وفائی پرنٹنگ پریس، کراچی، ۱۹۷۵ء، ص:۳۴

6۔ قانع، علی شیر، "تحفۃ الکرام" مطبع ناصری، جلد ۳، ص، ۳۲۷

7۔ ایضاً، ص، ۲۲۷

8۔ قانع، علی شیر، "تحفۃ الکرام"، مترجم: اختر رضوی، سندھی ادبی بورڈ، کراچی، ۱۹۵۹ء، ص:۶۹۱

9۔ انصاری، عبدالحق، "مکہ مکرمہ کے کتبی علماء"، فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیرپور، ۲۰۰۳ء، ص:۲۰

10۔ محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ، "انفاس العارفین"، مترجم: سید محمد فاروق القادری، تصوف فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء، ص:۳۹۶

11۔ کتانی، عبدالحی، "فہرس الفہارس والاثبات"، دارالمغرب الاسلامی، ۱۹۸۲ء، جلد ۲، ص، ۸۵۰

12۔ محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ، "انفاس العارفین"، مترجم: سید محمد فاروق القادری، ص:۳۹۷

13۔ ایضاً، ص:۴۰۰

14۔ محمد ہاشم بن عبدالغفور السندي، "بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ"، تحقیق: ابوالبرکات حق النبی السندي الازهري، دارالفتح للدراسات والنشر، عمان، الاردن، ۱۴۳۷ھ / ۲۰۱۶ء، ص:۴۸

15۔ ٹھٹوی، ابراہیم خلیل، "تکملہ مقالات الشعراء"، سندھی ادبی بورڈ، کراچی، ۱۹۵۸ء، ص:۴۵

16۔ تتوی، محمد ہاشم، "السیف الجلي علی ساب النبی ﷺ"، تحقیق: الشیخ عبداللہ الفهیمي السندي، دارالضیاء للنشر والتوزیع، الکویت، ۱۴۳۷ھ / ۲۰۱۶ء، ص:۲۰

17۔ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، "سندھ کے صوفیائے نقشبند"، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۷ء، جلد ۱، ص، ۱۴۰

18۔ میاں فقیر اللہ علوی، "قطب الارشاد"، مکتبہ قاسمیہ، کانسی روڈ، کوئٹہ، ص:۵۴۶

19۔ ایضاً، "قطب الارشاد"، ص:۵۵۸

20۔ ایضاً، "قطب الارشاد"، ص:۶۰۹

21۔ ایضاً، "قطب الارشاد"، ص:۶۲۷۔۶۲۸

22۔ ایضاً، "قطب الارشاد"، ص:۶۱۲

23۔ ایضاً، "قطب الارشاد"، ص:۶۱۵

24۔ ایضاً، "قطب الارشاد"، ص:۶۳۶۔۶۳۷

25۔ ایضاً، "قطب الارشاد"، ص:۶۳۹

26۔ ایضاً، "قطب الارشاد"، ص:۶۳۷۔۶۳۸

27۔ ایضاً، "قطب الارشاد"، ص:۶۱۶۔۶۱۷

28۔ راشدی، محمد زین العابدین، "مخدوم ملت کی حمدیہ ونعتیہ شاعری"، مکتبہ علیمیہ، کراچی، ۲۰۱۴ء، ص:۹

29۔ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، "سندھ کے صوفیائے نقشبند"، جلد ا، ص،۱۴۹

30۔ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، "سندھ کے صوفیائے نقشبند"، جلد ا، ص،۱۴۹

31۔ نقشبندی، محمد طفیل، "تحفۃ الزائرین"، ص:۲۷۹

32۔ راشدی، محمد زین العابدین، "مخدوم ملت کی حمدیہ ونعتیہ شاعری"، ص:۱۱

33۔ قانع، علی شیر، "تحفۃ الکرام"، مترجم: اختر رضوی، سندھی ادبی بورڈ، کراچی، ۱۹۵۹ء، ص:۶۹۱

34۔ ٹھٹوی، محمد ہاشم، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، تحقیق: محمد جان نعیمی، ص:۴۱

35۔ ایضاً، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۳

36۔ ایضاً، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۴

37۔ ایضاً، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۴

38۔ ایضاً، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۴

39۔ ایضاً، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۴

40۔ ایضاً، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۵

41۔ ایضاً، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۶

42۔ ایضاً، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۷

43۔ الحجرات:۱۳

44۔ آل عمران:۱۰۲

45۔ قشیری، عبدالکریم بن ہوازن، "الرسالۃ القشیریۃ فی علم التصوف"، تحقیق: دکتور عبدالحلیم محمود، المکتبۃ التوفیقیہ، القاهره، مصر، ص:۲۱۷

46۔ تتوی، محمد ہاشم، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۲۵

47۔ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، "سندھ کے صوفیائے نقشبند"، جلد ا، ص۱۴۸

48۔ تتوی، محمد ہاشم، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۲۷

49۔ الطلاق:۳

50۔ قشیری، عبدالکریم بن ہوازن، "الرسالۃ القشیریۃ فی علم التصوف"، تحقیق: دکتور عبدالحلیم محمود، ص: ۲۴۹

51۔ تتوی، محمد ہاشم، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۲۵۔۲۶

52۔ قشیری، عبدالکریم بن ہوازن، "الرسالۃ القشیریۃ فی علم التصوف"، تحقیق: دکتور عبدالحلیم محمود، ص: ۲۹۹

53۔ ابراہیم:۷

54۔ تتوی، محمد ہاشم، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۲۷

55۔ النحل:۵۳

56۔ تتوی، محمد ہاشم، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۲۸۔۲۹

57۔ ایضاً "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۶

58۔ ایضاً "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۳

59۔ ایضاً "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۴۳

60۔ ایضاً "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۳۰۔۳۱

61۔ قشیری، عبدالکریم بن ہوازن، "الرسالۃ القشیریۃ فی علم التصوف"، تحقیق: دکتور عبدالحلیم محمود، ص: ۱۹۹

62۔ النور:۳۱

63۔ البقرۃ:۲۲۲

64۔ تتوی، محمد ہاشم، "الوصیۃ الهاشمیۃ"، ص:۶۰

65۔ قشیری، عبدالکریم بن ہوازن، "الرسالۃ القشیریۃ فی علم التصوف"، تحقیق: دکتور عبدالحلیم محمود، ص: ۱۹۹

66۔ تتوی، محمد ہاشم، "الوصیۃ الھاشمیۃ"، ص:

67۔ تتوی، محمد ہاشم، "الوصیۃ الھاشمیۃ"، ص:۳۱۔۳۲

68۔ ایضاً، "الوصیۃ الھاشمیۃ"، ص:۴۰۔۴۱